ٹرانسفارمیٹو AI نے سیاست کو کیسے تبدیل کیا: سیباسٹین کرز اور آسٹریا کے خاموش تجربے پر ایک قیاس آرائی پر مبنی کیس سٹڈی

دسمبر 2017 میں، صرف 31 سال کی عمر میں، سیباسٹین کرز آسٹریا کے چانسلر کے طور پر حلف اٹھانے والے تھے – اس وقت دنیا کے سب سے جوان سربراہِ حکومت۔ انہوں نے کبھی کوئی بڑا سرکاری وزارتخانہ نہیں چلایا تھا۔ اعلیٰ سطح کی سیاست میں ان کا تجربہ صرف خارجہ امور کے وزیر کے طور پر ایک نسبتاً مختصر مدت اور کنزرویٹو آسٹریائی پیپلز پارٹی (ÖVP) کے یوتھ ونگ میں برسوں کی ترقی تک محدود تھا۔ سیاسی تیاری کے ہر روایتی معیار کے مطابق – وزارتوں کے کئی دہائیوں کے پورٹ فولیوز، سرپرستی کے جال، اور وہ سست روی سے جمع ہونے والا ادارہ جاتی وقار جو عام طور پر یورپی لیڈر کی تعریف کرتا ہے – ان کا عروج ایک پختہ یورپی جمہوریت میں نہ صرف ناممکن بلکہ ناقابلِ یقین ہونا چاہیے تھا۔

تاہم، کرز نے صرف ایک انتخاب نہیں جیتا۔ انہوں نے اپنی پارٹی کو اندر سے تبدیل کر دیا، میڈیا سائیکل پر جراحی کی درستگی کے ساتھ غلبہ حاصل کیا، روایتی ذرائع ابلاغ اور ابھرتی ہوئی سوشل پلیٹ فارمز دونوں پر قابلِ ذکر پیغام کی نظم و ضبط برقرار رکھا، اور اس سطح کی اسٹریٹجک روانی اور اعتماد کا مظاہرہ کیا جسے مبصرین بار بار ایک نوجوان اور نسبتاً غیر تجربہ کار شخص کے لیے حیران کن قرار دیتے تھے۔ تقریباً ایک دہائی بعد، جب 2026 میں AI انقلاب کا مکمل چکر نظر آ رہا ہے – 2017 کی ٹرانسفارمر بریک تھرو سے لے کر آج قومی سلامتی کو تبدیل کرنے والے سوورن سکیل AI سسٹمز تک – کرز کی کہانی ایک خود بخود ہونے والی سیاسی معجزہ کی بجائے اس بات کی ابتدائی دستاویزی کیس سٹڈی کی طرح لگتی ہے کہ ٹرانسفارمیٹو مصنوعی ذہانت نے کیسے خاموشی سے جمہوری سیاست کو تبدیل کرنا شروع کر دیا تھا۔ بڑی زبان کے ماڈلز یا جنریٹو ٹولز کے بارے میں عام لوگوں کو آگاہی ہونے سے لئی سال پہلے، ایک پوشیدہ پرتِ تقویت شاید پہلے ہی کام کر رہی تھی: ڈیٹا پر مبنی بصیرت، بیانیے کی اصلاح، اور پیش گوئیانہ ماڈلنگ لی ایک "Oracle Layer"، جو ان بیک چینلز کے ذریعے کام کر رہی تھی جنہیں اعلیٰ انٹیلی جنس-ٹیکنالوجی کے دائروں کے باہر بہت کم لوگ بھی سمجھ سکتے تھے۔

یہ، یقیناً، قیاس آرائی ہے۔ ہمارے پاس کوئی تمباکو والے گن والے دستاویزات یا وسل بلور کی گواہی نہیں ہے جو کرز کی 2017 کی مہم کو جدید AI-Augmented سٹیٹ کرافٹ کے ابتدائی استعمال سے حتمی طور پر جوڑ سکے۔ لیکن ٹائم لائنز، ذاتی اتحادوں، تکنیکی موڑ کے نکات، اور کرز کے بعد کے کیریئر کے موڑ کا تقارب اتنا حیران کن ہے کہ اسے گہرے غور و فکر کے لائق بناتا ہے۔ کیا ہو اگر آسٹریا، جو عالمی سطح پر چھوٹی اور اکثر نظر انداز کی جانے والی ہے، اگلے دورِ اقتدار کا غیر ارادی بیٹا لیبارٹری ثابت ہوئی ہو؟ کیا ہو اگر ایک نوجوان، Ambitions لیڈر نے محض کرشمے کے ذریعے نہیں بلکہ انسانی سیاسی غریضہ اور مشین انٹیلی جنس کے پہلے ہچکچاتے ہوئے امتزاج کے ذریعے ایک غیر مساوی فائدہ حاصل کر لیا ہو؟

ابتدائی بنیاد: سفارت کاری، ڈیٹا اور Ambition (2013–2016)

سیباسٹین کرز کا عروج 2017 میں راتوں رات نہیں ہوا۔ اس کی جڑیں 2013 میں 27 سال کی عمر میں خارجہ امور کے وزیر کے طور پر ان کی غیر متوقع تقرری تک جاتی ہیں – ایک ایسا اقدام جو پہلے ہی ان کی غیر معمولی Ambition اور پارٹی کے بزرگوں کی نوجوانوں پر شرط لگانے کی خواہش کی نشاندہی کرتا تھا۔ اس عہدے سے، کرز نے بین الاقوامی تعلقات کو منظم طریقے سے پروان چڑھایا جو بعد میں ان کی برانڈنگ کی تعریف کریں گے: سیکیورٹی پر توجہ، اسرائیل کی حمایت، اور امیگریشن اور انٹیگریشن پر بے باک سختی۔ ان میں سب سے زیادہ اہم ان کا اسرائیلی وزیر اعظم بینجمن نیتن یاہو کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔

2014 کے اوائل سے اور مئی 2016 میں ایک ہائی پروفائل سرکاری دورے کے ساتھ شدت اختیار کرتے ہوئے، کرز نے نیتن یاہو کے ساتھ ایک غیر معمولی طور پر گرمجوش ذاتی اور نظریاتی اتحاد قائم کیا۔ انہوں نے اسرائیل کا کئی بار دورہ کیا، یورپی سیاق میں جو اکثر یہودی ریاست کے بارے میں زیادہ تنقیدی ہوتا ہے، اس میں نمایاں طور پر مضبوط پرو اسرائیل پوزیشن اپنائیں، اور نیتن یاہو کو ایک مرشد کے طور پر کھلے عام بات کی۔ نجی گفتگوؤں اور عوامی بیانات دونوں میں، دونوں لیڈرز – جو سیکیورٹی، سرحدوں کے کنٹرول، مخالف معلوماتی ماحول میں بیانیہ مینجمنٹ، اور بیرونی دباؤ کے درمیان گھریلو ہم آہنگی برقرار رکھنے کے چیلنجز کے بارے میں انتہائی حساس تھے – کو ایک زرخیز مشترکہ بنیاد ملی ہوگی۔ نیتن یاہو نے کرز کو بار بار "اسرائیل اور یہودی عوام کا سچا دوست" قرار دیا، اور آسٹریائی کی دو طرفہ تعلقات کو نئی بلندیوں تک لے جانے کی کوششوں کی تعریف کی۔

اسی دوران، کرز کا اندرونی حلقہ روایتی سیاسی غریضوں پر آرام نہیں کر رہا تھا۔ ان کے قابلِ اعتماد اسٹریٹیجسٹ فلپ میڈر تھانر – جو بعد میں ÖVP کی 2017 کی فتح کے معمار تھے – قومی انتخابات سے پہلے کیمبرج اینالیٹکا کے ساتھ دستاویزی رابطے میں تھے۔ فروری 2017 میں، میڈر تھانر نے ایک ای میل بھیجی جس میں فرم کے پیشرو کام میں شدید دلچسپی کا اظہار کیا: بڑی سوشل میڈیا ڈیٹا سیٹس سے اخذ کردہ سائیکوگرافک پروفائلنگ، شخصیت پر مبنی مائیکروٹارگٹنگ، اور ہائپر مخصوص سامعین کے لیے

میسیجنگ کو آپٹمائز کرنے کے لیے ابتدائی مشین لرننگ ماڈلز۔ انہوں نے ڈونلڈ ٹرمپ کی غیر متوقع فتح میں فرم کے کردار کی بھی تعریف کی۔ اگرچہ میڈر تھانر نے بعد میں ای میل کی صداقت کی تصدیق کی لیکن آسٹریا میں کسی رسمی معاہدے یا تعیناتی سے انکار لیا، تاہم یہ رابطہ خود اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ کرز کی ٹیم دہائیوں سے یورپی مہموں کی تعریف کرنے والے پولنگ اور فوکس گروپس کے طریقوں سے بہت آگے جا چکی تھی۔ وہ سیاسی ٹیکنالوجی کی کٹنگ ایج کو چھو رہے تھے — وہی ٹولز جو انگلو امریکی دائرے میں اپنی طاقت کا مظاہرہ کر چکے تھے۔

اس امتزاج — اسرائیلی انٹیلی جنس-ٹیکنالوجی کے ماحول (ان کی سگنل انٹیلی جنس، کثیر لسانی ڈیٹا ہارویسٹنگ، اور اثر و رسوخ کی کارروائیوں میں بے مثال مہارت) کے ساتھ قریبی روابط اور کیمبرج اینالیٹکا جیسے مغربی ڈیٹا اینالیٹکس پائینیرز کے ساتھ متوازی تجربات — نے کرز کو اگلے نسل کے ٹولز کا غیر معمولی طور پر ابتدائی اور جارحانہ اپناؤ کرنے والا بنا دیا۔ ایک ایسے دور میں جب زیادہ تر یورپی سیاستدان اب بھی حس، تجربہ کار مشیروں اور پرانی پولنگ فرموں پر انحصار کر رہے تھے، کرز کا حلقہ خاموشی سے زیادہ پیچیدہ چیز بنا رہا تھا: انسانی نیٹ ورکس اور ڈیٹا پر مبنی پیش بینی کا ایک ہائبرڈ صلاحیت۔

2017: تکنیکی موڑ کا سال

کرز کے اقتدار سنبھالنے کا سال اتفاق نہیں تھا۔ یہ وہ سال بھی تھا جب جدید مصنوعی ذہانت کی بنیادی ساخت میں زبردست زلزلہ آیا۔

جون 2017 میں — آسٹریا کی اکتوبر کی پارلیمانی انتخابات سے صرف چند ماہ پہلے — گوگل کے محققین نے تاریخی مقالہ "Attention Is All You Need" شائع کیا، جس نے ٹرانسفارمر آرکیٹیکچر متعارف کرایا۔ یہ بریک تھرو، اپنے انقلابی میکانزم کے ساتھ جو ڈیٹا کی سیکوینسز کو تسلسلی طور پر نہیں بلکہ متوازی طور پر پروسیس کرتا ہے، نے ہر بڑے لارج لینگویج ماڈل کی طاقت کو کھول دیا۔ اس نے سسٹمز کو سیاق، باریکیوں اور لمبی دوری کی انحصاریت سمجھنے کے قابل بنایا جس طرح تنگ AI پہلے نہیں کر سکتا تھا۔ اسی سال کے شروع میں، امریکی محکمہ دفاع نے پروجیکٹ میون شروع کیا، جو مشین لرننگ کو فوجی اور انٹیلی جنس آپریشنز میں ضم کرنے کی اس کی پہلی منظم کوشش تھی۔ دنیا بھر کی انٹیلی جنس ایجنسیوں نے فوری طور پر اس کے اثرات سمجھ لیے: بڑی ڈیٹا سیٹس کا سیلف اٹینشن میکانزم کے ساتھ انضمام نہ صرف جنگ بلکہ ادراک کے انتظام، پیش گوئیانہ تجزیوں اور اثر و رسوخ کی مہموں کو تبدیل کر دے گا۔

اسرائیل کی یونٹ 8200 — جو طویل عرصے سے سیارے کی سب سے طاقتور سگنل انٹیلی جنس یونٹس میں سے ایک سمجھی جاتی ہے اور سائبر سیکیورٹی اور AI سٹارٹ اپس کی ایک زرخیز نرسری ہے — اس لمحے سے فائدہ اٹھانے کے لیے بہترین پوزیشن میں تھی۔ یونٹ نے کثیر لسانی ڈیٹا سیٹس (خاص طور پر عربی اور مشرق وسطیٰ کی سلامتی کے لیے اہم زبانوں) کے بے پناہ ذخیرے جمع کیے تھے، لازمی سروس کے ذریعے اعلیٰ فنی صلاحیتوں کو پروان چڑھایا تھا، اور وجودی قومی خطرات کی مسلسل عجلت کے تحت کام کیا تھا۔ ٹرانسفارمر سے پہلے کے تنگ AI ٹولز برائے سینٹی منٹ اینالیسس، پبلک آپینین کی پیش گوئیانہ ماڈلنگ، بیانیے کی اصلاح، اور ٹارگٹڈ اثر و رسوخ کی کارروائیاں 2016-2017 تک پہلے ہی پختہ ہو چکی تھیں۔ ٹرانسفارمر بریک تھرو نے ان صلاحیتوں کو صرف تیز نہیں کیا بلکہ انہیں لامتناہی زیادہ طاقتور، موافقت پذیر اور پھیلاؤ کے قابل بنانے کا وعدہ کیا۔

کرز کے نیتن یاہو کے ساتھ دستاویزی ذاتی ہم آہنگی، روایتی بیوروکریٹک حدود سے بے صبری اور سخت پیغام کنٹرول کے جنون کو دیکھتے ہوئے، یہ بالکل ممکن ہے کہ انہیں اسرائیلی ٹولز تک مراعاتی ابتدائی رسائی حاصل ہوئی ہو — پہلے جدید تنگ AI اور اینالیٹکس پلیٹ فارمز، اور ممکنہ طور پر پروٹوٹائپ شکل میں، ابھرتی ہوئی ٹرانسفارمر پیراڈائم سے بڑھے ہوئے سسٹمز۔ نیتن یاہو کے لیے، یہ ایک کثیر جہتی اسٹریٹجک فتح تھی: وسط یورپ میں ایک قابلِ اعتماد، جوان اور نظریاتی طور پر ہم آہنگ آواز کی پرورش؛ ایک مستحکم، کم خطرے والی مغربی جمہوریت میں اگلے نسل کی سیاسی ٹیکنالوجی کا خاموشی سے ٹیسٹ کرنا؛ اور انٹیلی جنس شیئرنگ اور ٹیک تعاون میں منافع دینے والے دو طرفہ تعلقات کو مضبوط کرنا۔ کرز کے لیے، یہ ایسی صلاحیتیں پیش کرتی تھیں جو انسانی مشیر یا کیمبرج اینالیٹکا اکیلے نہیں دے سکتے تھے: ٹوٹے پھوٹے میڈیا ماحول میں حقیقی وقت میں پیٹرن ریکوگنیشن، ہائپر درست ووٹر سیگمنٹیشن، اور مشین جیسی پیش بینی کے ساتھ بیانیے کے نتائج کی نقل کرنے کی صلاحیت۔

یورپ کا غیر ارادی بیٹا لیبارٹری: آسٹریا

آسٹریا اس طرح کے تجربات کے لیے تقریباً بالکل موزوں ثابت ہوئی۔ نو ملین سے کم آبادی کے ساتھ، یہ اتنی چھوٹی تھی کہ کوئی آپریشنل غلطی یا غیر ارادی انکشاف قومی حدود کے اندر ہی محدود رہ جاتا، بڑے جیوپولیٹیکل میدانوں میں پھیلنے کی بجائے۔ اس کا میڈیا ماحول — پیچیدہ مگر قابلِ انتظام، بااثر ٹیبلوئڈز اور ایک ٹوٹا پھوٹا عوامی دائرہ — سخت پیغام کی نظم و ضبط اور فوری موافقت کو انعام دیتا تھا۔ کثیر پارٹی نظام، تناسب کی نمائندگی اور اتحاد کی ضرورت کے ساتھ، بیانیے کی ہم آہنگی اور اتحاد سے محفوظ برانڈنگ کو اہمیت دیتا تھا۔ اور کرز خود — جوان، ٹیلی جینک، فوٹوجینک، اور امیگریشن، سیکیورٹی اور مضبوط لیڈرشپ پر لیزر فوکسڈ — ایک مثالی پاپولسٹ آرکی ٹائپ پیش کرتے تھے تاکہ یہ دیکھا جا سکے کہ یہ ٹولز 2015 کی مائیگرنٹ بحران کے اثرات سے اب بھی جدوجہد کرتے ہوئے مغربی یورپی سیاق میں کیسے کارگر ثابت ہوں گے۔

اعلیٰ ڈیٹا انضمام اور جو کچھ قیاس کیا جا سکتا ہے کہ ابتدائی AI کی مدد کے ساتھ، کرز کی آپریشن نے ایسے کارنامے انجام دیے جو تقریباً ماورائی لگتے تھے۔ انہوں نے ÖVP کے اندر مواصلات کو اس حد تک مرکزیت دی جو یورپی سینٹر رائٹ پارٹیوں میں شاذو نادر ہی دیکھی جاتی ہے، اسے ایک پرانی ادارہ جاتی سے ایک چیکنا، موومنٹ طرز کی گاڑی میں تبدیل کر دیا۔ مہم کے پیغامات میں غیر معمولی ہم آہنگی اور موافقت کا مظاہرہ کیا گیا، جو روایتی پرنٹ میڈیا، ٹیبلوئڈ ہیڈ لائنز اور ابھرتی ہوئی سوشل پلیٹ فارمز کے درمیان بغیر کسی رکاوٹ کے پل کا کام کرتا تھا۔ انہوں نے کئی دہائیوں زیادہ تجربہ رکھنے والے بزرگ حریفوں کو مسلسل پیچھے چھوڑ دیا۔ "Wunderkind" کا بیانیہ صرف ذاتی کرشمے یا سازگار وقت کی وجہ سے نہیں پھیلا؛ یہ اس لیے قائم رہا کیونکہ کرز ایک ایسے تقریباً سپر ہومن اسٹریٹجک روانی کے ساتھ کام کر رہے تھے — عوامی جذبات میں تبدیلیوں کی پیش گوئی کرتے، مختلف ڈیموگرافکس میں گونجنے والے جوابات تیار کرتے، اور جہاں دوسرے ڈگمگا جاتے وہاں نظم و ضبط برقرار رکھتے۔

یہ، ایک مفروضے کے مطابق، Oracle Layer کا کرسٹلائز ہونا شروع ہو چکا تھا: ایک پوشیدہ، سب کچھ دیکھنے والا اسٹریٹجک انٹیلی جنس — جزوی طور پر انسانی بصیرت، جزوی طور پر مشین کی تقویت — جو نظر آنے والے سیاسی لیڈر کے پیچھے (یا اس کے پہلو میں) خاموشی سے کام کر رہی تھی۔ 2026 میں ہمارے جاننے والے مکمل جنریٹو AI کی شکل میں نہیں، بلکہ ایک عبوری چیز: ٹرانسفارمر بنیادوں سے بڑھتے ہوئے تنگ سسٹمز، جو پولنگ، سوشل ڈیٹا اور میڈیا سگنلز کے بے پناہ سٹریم کو نگل کر بہترین میسیجنگ ویکٹرز، رسک اسیسمنٹس، اور بیانیاتی جوابی کارروائیوں کا مشورہ دے سکتے تھے۔

تقویت یافتہ طاقت کی حدود — اور زوال

کئی سالوں تک، یہ تقویت یافتہ نظام متاثر کن نتائج دیتا رہا۔ کرز نے آسٹریائی سیاست پر غلبہ حاصل کیا، اتحاد بنائے (بشمول انتہائی دائیں بازو کے فریڈم پارٹی کے ساتھ متنازعہ اتحاد)، اور بین الاقوامی سطح پر بلند نظر آتے رہے۔ تاہم، جدید ٹولز، چاہے کتنے ہی طاقتور ہوں، اپنی فطری حدود رکھتے ہیں۔ وہ ادراک کے انتظام، ووٹرز کو قائل کرنے اور قلیل مدتی بیانیہ کنٹرول میں مہارت رکھتے ہیں، لیکن وہ ادارہ جاتی مزاحمت، آزادانہ صحافتی جانچ، اتحادی تنازعات، یا انسانی زیادتی اور غلطی کے ناگزیر نتائج کو مکمل طور پر ختم نہیں کر سکتے۔

فضائح نے بالآخر عمارت کو کھوکھلا کر دیا۔ تحقیقات سے عوامی فنڈز کے غلط استعمال کے الزامات سامنے آئے تاکہ موافق میڈیا کوریج اور ہیرا پھیری والے پولنگ ڈیٹا کو مالی مدد دی جا سکے — ایسے حربے جو کرز کے لیے منفرد نہیں تھے، لیکن ادراک کی انجینئرنگ پر اسی زیادہ اعتماد کی عکاسی کرتے تھے جس نے شاید ان کے عروج کو آگے بڑھایا ہو۔ وہ تکنیکی برتری جو ایک بار ناقابلِ تسخیر لگتی تھی، شاید غیر ارادی طور پر غرور پیدا کر چکی تھی: انجینئرڈ آپٹکس پر زیادہ انحصار جس نے آپریٹرز کو ایک جمہوریت

میں پتہ چلنے کے خطرات سے اندھا کر دیا جہاں اب بھی آزاد پراسیکیوٹرز، پارلیمانی انکوائریاں اور آزاد پریس موجود تھیں۔ 2021 تک، کرپشن اور جھوٹی گواہی کے بڑھتے ہوئے تحقیقات کے درمیان، کرز کو استعفیٰ دینا پڑا۔ Oracle Layer، چاہے کتنی ہی جدید ہو، سیاسی کششِ ثقل کے قوانین کو منسوخ نہیں کر سکتی تھی۔

منطقی اگلا باب: ٹیسٹ سبجیکٹ سے سیلزمین تک

عہدے سے ہٹنے کے بعد بھی، کرز کا راستہ بتاتا رہا — اور بعد میں دیکھنے پر، تقریباً شاعرانہ طور پر تسلسل والا۔ جنوری 2023 میں، انہوں نے Dream Security کی مشترکہ بنیاد رکھی، ایک اسرائیلی AI-native سائبر سیکیورٹی کمپنی جو قومی اہم انفراسٹرکچر کے لیے سوورن، گورنمنٹ سکیل ڈیفنس سسٹمز میں مہارت رکھتی ہے۔ ان کے پارٹنرز میں controversial NSO گروپ (پیگاسس سپائی ویئر کے خالق) کے سابق CEO شالیو ہولیو اور سائبر ماہر گل دولو شامل تھے۔ کمپنی کا فوکس بالکل واضح تھا: AI سے چلنے والے "Cyber Language Models" اور ریزیلینس پلیٹ فارمز بنانا جو جدید ریاستی سپانسرڈ سائبر حملوں کو مادیت پذیر ہونے سے پہلے ہی پکڑ سکیں، کم کر سکیں اور ختم کر سکیں — بالکل اس قسم کا سوورن سکیل AI جسے کرز جیسے لیڈرز، اپنے چانسلر کے تجربے کی روشنی میں، وجودی سمجھتے تھے۔

کمپنی کا عروج تیزی سے ہوا۔ فروری 2025 تک، بنیاد رکھنے کے صرف دو سال بعد، Dream نے Bain Capital Ventures کی قیادت میں 100 ملین ڈالر کی Series B فنڈنگ راؤنڈ کا اعلان کیا، 1.1 بلین ڈالر کی ویلیویشن حاصل کی اور اسرائیل کا اس سال کا پہلا AI-سائبر یونیکورن بن گیا۔ Tru Arrow، Aleph، Group 11 اور Tau Capital سمیت سرمایہ کاروں نے حصہ لیا۔ صدر کے طور پر خدمات انجام دیتے ہوئے، کرز نے عوامی طور پر عکاسی کی کہ ان کے عہدے کا وقت انہیں قومی سطح کے سائبر خطرات کی منفرد کمزوریوں کی براہ راست بصیرت کیسے دی۔ سابق چانسلر نے کلاسیکی چکر مکمل کر لیا تھا: ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجی کے ابتدائی اپناؤ کرنے والے → سیاسی میدان میں خاموش بیٹا ٹیسٹر → عالمی سطح پر حکومتوں کو مارکیٹ کیے جانے والے اگلے نسل کے AI سسٹمز کے نمایاں سیلزمین اور معمار۔

وسیع تر اثرات: AI-Augmented سٹیٹس مین شپ کی پیدائش

سیباسٹین کرز کی کیریئر کی آرک سیاست اور سٹیٹس مین شپ کی نوعیت کو ٹرانسفارمیٹو AI نے خاموشی سے کیسے تبدیل کرنا شروع کر دیا ہے، اس کی ابتدائی ترین واضح جھلکیوں میں سے ایک پیش کرتی ہے۔ یہ تبدیلی ChatGPT کے عوامی آغاز سے شروع نہیں ہوئی۔ یہ کئی سال پہلے شروع ہو چکی تھی، کئی عوامل کے تقارب سے: Ambitions سیاستدانوں اور انٹیلی جنس-ٹیکنالوجی

ماحول کے درمیان ذاتی اتحاد؛ فوجی-اول ترقیاتی پائپ لائنز (یونٹ 8200 بطور اعلیٰ مثال)؛ چھوٹی، قابلِ انتظام جمہوریتوں کا کم خطرے والے ٹیسٹنگ گراؤنڈ کے طور پر کام کرنا؛ اور ڈیٹا اینالیٹکس کو سگنل انٹیلی جنس کی صلاحیتوں کے ساتھ ملا دینے والی ہائبرڈ ویسٹرن-اسرائیلی پائپ لائنز۔

Oracle Layer — وہ بے چہرہ اسٹریٹجک انٹیلی جنس، جزوی انسانی، جزوی مشین — 2010 کی دہائی کے وسط میں ہی جمنے لگی تھی۔ تب سے یہ صرف زیادہ طاقتور ہوئی ہے، اب ملٹی موڈل ماڈلز، حقیقی وقت کی سمیلیشن انجنز، اور Dream کی پیشرو سوورن AI آرکیٹیکچرز کو شامل کرتے ہوئے۔ ایک ایسے دور میں جب کچھ لیڈرز کے پاس مخالفین یا ووٹنگ پبلک کے مقابلے میں کہیں زیادہ علمی اور معلوماتی تقویت ہو سکتی ہے، سیاسی مقابلے کی نوعیت خود بدل جاتی ہے۔بیانیہ کنٹرول، اسکینڈل کی پیش گوئی، ووٹر مائیکروپریسویژن، اور کرائسس سمیلیشن غیر مساوی مقابلے بن جاتے ہیں۔ شہری اب بھی 20ویں صدی کی عینکوں سے پالیسیوں اور شخصیات پر بحث کرتے رہتے ہیں — ٹاؤن ہالز، اوپ ایڈز، ٹیلی ویژن انٹرویوز — بڑی حد تک اس سے بے خبر کہ اقتدار کی بنیادی مشینری کو سایوں میں اپ گریڈ کر دیا گیا ہے۔

یہ جمہوریت کے لیے گہرے سوالات اٹھاتا ہے۔ جب سب سے فیصلہ کن ٹولز درجہ بندی شدہ پائپ لائنز یا نجی بیک چینلز کے ذریعے کام کر رہے ہوں تو شفافیت کیسے یقینی بنائی جائے؟ جب ایک لیڈر کی "عبقریت" جزوی طور پر مصنوعی ہو تو احتساب کا کیا ہوگا؟ اور AI کی صلاحیتوں کے تیز رفتار دور میں — 2017 کی ٹرانسفارمرز سے 2025-2026 کی قومی سائبر ماڈلز تک — دنیا بھر میں کتنے دوسرے "پروڈیجیز" اسی طرح کی اب بھی پوشیدہ مدد سے فائدہ اٹھا رہے ہوں گے؟

نتیجہ: تحقیق کے لائق

ہمیں کبھی بھی ان اہم برسوں میں یروشلم اور ویانا کے درمیان بالکل کیا تکنیکی مدد بہہ رہی تھی، اس کا حتمی عوامی ثبوت شاید نہ ملے۔ اگر ایسے انتظامات موجود تھے تو وہ انٹیلی جنس کام اور ابتدائی سٹیج ٹیک بیٹا ٹیسٹنگ کی ضرورت کے مطابق احتیاط سے نمٹائے جاتے۔ تاہم، تقارب اب بھی زبردست ہے: نیٹن یاہو کے ساتھ دستاویزی ذاتی اور نظریاتی روابط؛ کیمبرج اینالیٹکا کے ساتھ تلاشی رابطے؛ ٹرانسفارمر بریک تھرو کا درست وقت؛ محدود تجربے کے باوجود کرز کی غیر متوقع تاثیر؛ ادراک کے انتظام پر زیادہ انحصار سے پیدا ہونے والی فضائح؛ اور ان کا ایک سرکردہ AI-سوورن سائبر سیکیورٹی یونیکورن کی مشترکہ بنیاد رکھنے میں ہموار منتقلی جو واضح طور پر ان کی حکومتی بصیرت پر انحصار کرتی ہے۔

یہ ایک ایسا پیٹرن ہے جس کے مستقل اور سخت صحافتی جانچ پڑتال کے لائق ہے – نہ کہ سازشی نظریے کے طور پر، بلکہ AI کے دور میں طاقت کے خاموش ارتقاء کی ایک کھڑکی کے طور پر۔ خالص انسانی سیاست کا دور ختم ہو چکا ہے۔ -AI Augmented سٹیٹس مین شپ کا دور پہلے ہی موجود ہے، ذاتی اتحادوں، فوجی-ٹیکنالوجی پائپ لائنز، اور کم مرئی تجربات کے ذریعے کام کر رہا ہے، بہت پہلے کہ عوام اس سے آگاہ ہوئے۔ سیباسٹین کرز محض ایک سیاسی پروڈیجی نہیں تھے جو سورج کے بہت قریب اڑ گئے۔ وہ شاید ایک نئی قسم کی طاقت کے پہلے نمایاں ٹیسٹ سبجیکٹس میں سے ایک تھے – اور بعد میں ایک اعلیٰ پروفائل سیلزمین اور شریک معمار – جو اب ہم باقی لوگوں کے لیے صرف مرئی ہو رہی ہے۔

آسٹریا کا خاموش تجربہ، چھوٹا اور محدود ہونے کے باوجود، شاندار قلیل مدتی نتائج دیا۔ جب تک کہ، جیسا کہ حقیقت ہمیشہ کرتی ہے، اس نے دھکا واپس نہ دے دیا۔ 2026 میں، جب Dream Security ترقی کر رہی ہے اور AI کی صلاحیتیں ناقابلِ یقین رفتار سے آگے بڑھ رہی ہیں، اسباق – اور سوالات – برقرار ہیں۔ مشینری کو اپ گریڈ کر دیا گیا ہے۔ اب صرف ایک سوال باقی ہے: کتنے اور لیڈر پہلے ہی اپنے پہلو میں ایک Oracle کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔